آسان
مسائل قربانی
آسان اور عام فہم
انداز میں قربانی کے مسائل کا خلاصہ
مرتب: عمر حنفی نقشبندی عفی اللہ عنہ

﴿مسائل قربانی﴾

مسئلہ نمبر۱: جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے۔یعنی قربانی کے تین ایام میں کے دوران اپنی ضرورت سے زائد اتنا حلال مال یا اشیاء جمع ہو جائیں کہ جن کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر قربانی واجب ہے۔

مسئلہ نمبر۲: مسافر پر قربانی واجب نہیں، البتہ کرنا بہتر ہے۔لیکن اگر مسافر مالدار ہو اور کسی جگہ پندرہ دن یا زیادہ قیام کی نیت کرے، یا بارہویں تاریخ کو مغرب سے پہلے گھر پہنچ جائے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

مسئلہ نمبر۳: قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لیکر بارہویں تاریخ کی شام تک ہے، بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہو جانے کے بعد درست نہیں۔

مسئلہ نمبر٤: قربانی کی ایام میں دن اور رات دونوں میں جانور ذبح کرنا درست ہے، البتہ دن کو ذبح کرنا افضل ہے۔

مسئلہ نمبر٥: شہر اور قصبوں میں رہنے والوں کیلئے عید کی نماز پڑھ لینے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر٦: قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ اچھا ہے۔اگر خود نہ کر سکتا ہو تو کسی اور سے بھی کرا سکتا ہے، لیکن اتنا خیال رہے کہ ذبح کرنے والا ذبح کرنے کا طریقہ بھی جانتا ہو۔

مسئلہ نمبر۷: قربانی کا جانور ذبح کرنے کیلئے چھری خوب تیز ہونی چاہئے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو، ذبح کرتے وقت اس کو قبلہ رخ لٹائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ☆ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ☆ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ۔ (کذافی سنن ابی داوٗد)

اس کے بعد **بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر** کہہ کر ذبح کرے۔اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ﴾

ذبح کرتے وقت تکبیر کے علاوہ کچھ اور نہیں کہنا چاہئے مثلاً **بِاسْمِ اللّٰہِ مِنْ فُلَان** وغیرہ (کتاب الآثار)

مسئلہ نمبر۸: قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے۔اولاد کی طرف سے نہیں،اولاد چاہے بالغ ہو یا نابالغ مالدار ہو یا مفلس۔

مسئلہ نمبر۹: جانوروں میں سے اونٹ اونٹنی،بکرا،بکری،بھیڑ،دنبہ،گائے،بیل،بھینس اور بھینسا سے قربانی ہوسکتی ہیں۔اور مرغی کی قربانی مجوس اور غیر مقلد ہی کرتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۱۰: گائے،بھینس اور اونٹ میں سات تک افراد شامل ہوسکتے ہیں۔اور شرکت وہ افراد کرسکتے ہیں جو قربانی یا عقیقہ کی نیت رکھے۔شرکت کی صورت میں گوشت وزن کرکے تقسیم کریں۔

مسئلہ نمبر۱۱: اگر قربانی کا جانور اس نیت سے خریدا کہ بعد میں کوئی مل گیا تو شریک کرلوں گا اور بعد میں کوئی قربانی یا عقیقہ کی نیت سے شریک کیا تو درست ہے۔اسی طرح اگر ایک جانور قربانی کیلئے خریدا اور اس کے بدلے کوئی دوسرا جانور دینا یا لینا چاہے تو درست ہے البتہ دونوں کی قیمت برابر ہونی چاہئے۔اگر دوسرے جانور کی قیمت کم ہو تو زائد رقم صدقہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر۱۲: قربانی کا جانور گم ہوا،اس کے بدلے دوسرا خریدا،اور پہلے والا بھی مل گیا تو غریب پر دونوں کی قربانی واجب ہے اور امیر پر دونوں میں سے ایک کی قربانی واجب ہے۔

مسئلہ نمبر۱۳: قربانی کا جانور اگر اندھا ہو،یا آنکھ کی ایک تہائی یا زائد روشنی جاتی رہی ہو یا ایک تہائی یا زائد کان یا دم کٹ گئی ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر۱۴: گائے اور بھینس کے دو تھن یا بکری کا ایک تھن خشک ہوچکا ہو یا پیدائشی طور پر نہ ہو تو ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۵: اگر جانور ایک پاؤں سے ایسا لنگڑا ہے کہ اس پاؤں کا سہارا بھی نہیں لیتا تو ایسے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۶: قربانی کا جانور موٹا تازہ ہوا گر اس قدر کمزور ہو کہ ہڈیوں میں گودا بھی نہ رہا ہو،تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔یاد رہے کہ موٹا جانور محض دکھلاوے یا ریاؤنمود کیلئے خریدنے والا ثواب سے محروم ہوتا ہے،اس لئے نیت خالص اللہ تعالی کی رضا ہونی چاہئے۔

مسئلہ نمبر۱۷: اگر جانور کے تمام یا اکثر دانت گر گئے ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے،اور اگر اکثر باقی ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۱۸: اگر کسی جانور کے پیدائشی کان نہ ہو یا اس کے سینگ جڑ سے ٹوٹ چکے ہو اس طور پر کہ دماغ اس سے متاثر ہوا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔البتہ اگر سرے سے سینگ ہی نہ ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۱۹: خارش زدہ جانور اگر خارش کی وجہ سے بے حد کمزور ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۲۰: قربانی کے جانور میں کوئی عیب پیدا ہو تو مالدار دوسرا خرید یگا اور غریب اسی کی قربانی کرسکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۲۱: اگر قربانی کے جانور میں ذبح کرتے وقت کوئی عیب (گرنے) کی وجہ سے پیدا ہو جائے تو اس سے قربانی پر اثر نہیں پڑے گا البتہ جانور کو گراتے وقت احتیاط کرنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر۲۲: قربانی کا گوشت اگر سارے کا سارا اپنے لئے رکھے تب بھی جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کے تین حصے کردئے جائے، ایک اپنے لئے ایک رشتداروں کیلئے اور ایک فقراؤ مساکین کیلئے۔

مسئلہ نمبر۲۳: قربانی کی کھال کو اپنے ضرورت میں بھی استعمال کرسکتے ہے اس طور پر کہ اس کا عین باقی ہو مثلاً مصلی بنائے یا رسی وغیرہ لیکن اس کی رقم استعمال نہیں کرسکتےبلکہ اس کو صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ نمبر۲۴: قربانی کی کھال کسی کو خیرات کے طور پر دیدیا کریں یا فروخت کرکے اس کی قیمت فقراء کو دیں۔بہترین مصرف دینی مدارس ہیں، کیونکہ علم دین کا احیاء سب سے بہتر ہے۔سیاسی جماعتوں کو دینے سے گریز کریں اگر کوئی زبردستی لے جائے یا چوری ہو جائے تو اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوگا۔

مسئلہ نمبر۲۵: قربانی کی کھال قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔اس کو الگ اجرت دی جائے، اور اگر وہ گوشت لے جانا چاہے تو ہر کوئی اپنی رضامندی سے دے تو درست ہے اگر کوئی نہ دینا چاہے تو اس پر زبردستی نہیں۔

مسئلہ نمبر ٢٦: اگر قربانی کے تین دن گزر گئے اور قربانی نہیں کی جب کہ اس پر واجب تھی تو اب ایک بکری یا کم از کم جانور کے ساتویں حصہ کی رقم صدقہ کردے۔ اور اگر جانور خریدا ہے لیکن ذبح نہیں کیا تو زندہ جانور خیرات کردے۔

مسئلہ نمبر٢٧: ایصال ثواب کیلئے قربانی کی تو اس کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں اور دوسروں کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ اور اگر کسی نے مرتے وقت وصیت کی ہو کہ میرے مال سے قربانی کی جائے تو اس قربانی کا سارا گوشت صدقہ کرنا ضروری ہے، خود کچھ بھی نہ کھائے۔

مسئلہ نمبر٢٨: قربانی کا گوشت کافر کو بھی دے سکتا ہے البتہ کسی کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔

مسئلہ نمبر٢٩: گابھن جانور کی قربانی درست ہے، اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو ذبح کر کے صدقہ کیا جائے۔

مسئلہ نمبر٣٠: قربانی کے جانور کے بال کاٹنا یا دودھ دوھنا درست نہیں ہے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اسے صدقہ کردے اگر بیچ دیا تو اس قیمت کو صدقہ کرے۔

مسئلہ نمبر٣١: جو شخص قربانی کرنا چاہے اس کیلئے مستحب یہ ہے کہ یکم ذی الحجہ سے قربانی کا جانور ذبح ہونے تک نہ اپنے بال کاٹے اور نہ ناخن۔ البتہ اگر زیر ناف اور بغل کے بال چالیس روز تک نہیں کاٹے ہو تو بالوں کی صفائی بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ٣٢: اگر کسی کی ساری یا اکثر آمدنی حرام ہو تو اس کو اپنے ساتھ قربانی میں شریک نہیں کرنا چاہئے۔ اگر شریک کیا تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقِ وَالْمُعِيْن

وصلى اللّٰه تَعالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّد

وآله وَصَحْبِه اَجْمَعِيْن۔

کتبہ عمر حنفی نقشبندی غفر اللّٰہ لہ ولوالدیہ